یا فتاح بخشندہ بکشاید و بندہ

رب یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم وتمم بالخیر

باسمی کہ ہی اسم کل اسم کا ✤ مجسم وہ بی جسم ہر جسم کا ✤ شہنشاہ شاہان و شاہ
جہان ✤ کہ شاہن شہونکو ہی اوس سے نشان ✤ عجب قدرت اوسکی کہ قدرت پہ کل ✤
اوٹہی لہکی مقدور قدرتین تل ✤ وہ قدرت کا مرسل محمد رسول ✤ رسالت رسولونکی اوس سے قبول
لیکن بعد فقیر اللہ بن محمد سنگین عفی عنہما پابوس سلسلہ عالیہ قادریہ وساطت سے
ید اللہ کی کہ قدیم حضرت رحمان شاہ بن محمد شہ قدس سرہ اور خونریز حضرت شاہ رفیع
الدین قندہاری والی رحمۃ اللہ علیہ کا بموجب آنکہ **بیت** بندہ حیدریم دست والست عشقم
کہ ہر بندہ اش از کلفت دوران وارست کہتا ہی مدت متمادی سے کتاب بکاؤلی کا چرچا کر کے سنا تہا
صاحبان والاشان انگریز بہادر کے یہان بہت ہی سبب اسکی مطالعہ کا اوس کتاب کے
شوق اس فقیر کو از حد و لا نہایت ہوا باری حضرت لاڈلی حسینی بن قبول اللہ حسینی صاحب
اور بہادر حسینی سلمہ اللہ تعالی قلعہ ورنگل مین تشریف فرمائی فقیر نے ملاقات اونسے حاصل کر کر
ایدہر اودہر کی گفتگو مین تذکرہ کتاب بکاؤلی کا اور چہار درویش کا ہی موافق استماع کی نکالتے

ہین صاحبان

ہی تو غالبہ بجز مقابلی کے صورت بن نہین آئی اور اس مقابلہ ہوا ہیکی وسیلہ مین تمہین جانتے ہون
کہ آگی سے میری تمہاری قربت قریبہ اور دوستے جانی بہر طور شفقت دلی سے تم اس کام مین دل
دیکر میری چور کو میری حوالہ کرو کہ مین نتیجہ اوسکی چوریکا اوسے دیکہاؤن یہہ کہکر اوسکا ہاتہہ پکڑکر
لیچا اپنا باغ بتاہی کہ یہان دریافت شرط ہی کہ یہہ باغ کہان سے کہان ایا اور اسمین جو میری
عین ہیتے وہ کہان ہی اس بار شاہزادی نی مجہے تار تار کر دیا اگر پوشیدگی سے خراب کرنا چاہون
تو ایک پری میری اسے بس کرتی ہی تمہین تو سب معلوم ہی لیکن شایان مین نی نہین جانی
اوسکی مقابلی سے جتا کر اوسکو اوارہ جیبا مجہی اوسنے کیا کرونگی یہہ سب باتین سنکر اور باغ دیکہکر سیم تن
نی کہی سنو بہہنا دنیا مین اپنے نام کی بدنامی سے بچا رکہنا کہ ایک شخص اپنے سے بدی کیا ہی آپ نیکی کر
گذرنا اور اوسنے جو تمہین پریشانی دیا ہی ہوگا تو کسیکا بہلا دیکہا ہوگا تم ہی یونہین جانو کہ تمہاری
طرف سے ایک شخص دنیا مین بہرہ ور رہوا اور انسانیت مین ملا کہ بالکل او کہڑ ہی گیا تہا البتہ
تمہین یہہ اسبا تکی خبر ہوگی تناولی کہی نہین ری بہن مجہی کسیکی خبر کچہہ معلوم نہین سیم تن نی احوال
سریر الملک کے خواب کا اور جبر الملک کے کوشش کا سب بیان کری اور کہی اس جا ہی تمہین منصفی
ضرور ہی جب اوسکی فریاد کا انصاف اوسیکی کلی کا ہوا تہا کہی کہ بہلا اوسکی میری ایک مرتبہ مقابلہ تو
کرو اوی تو سیم تن کہی سنو ہہنا مین اگر مقابلہ کرواؤن تم اوس سے کچہہ بگاڑ کر بیہٹو یہہ وبال اپنے پر
کیون کر لیون کس لیئے کہ تمہی جی مین میری وہو کا والی ہو نہین تو آج ہی تمہین مقابلہ کروا دیتے ہون
جب تو تناولی قسمین کہانی لگی کہ میری تئین اب تمہی سمجہاہی ہین اب جان و تن سے کچہہ اوسکی
بدلہ نہین کرتی مجہی آرزو یہہ ہی کہ مین روبرو اوس سے دو دو باتین کرونگی یہہ کہکر سیم تن کی ہاتہہ پر ہاتہہ

نی خورد و کلان زمانی اسمای عظام پڑھ پڑھ کی پانی پلا جاو واسطے حفاظت بدن ممدوح کی ورد اگر کا
وصدہ تسبیح مین ہر دم کرتے ہے اور جبر الملک ناپیدا ہو گا آپ کا ہو ئیگا **ابیات** ای جسم جہان کی زندگانی ٭
کیا خوف کیا تو اُس وجانی ٭ ہر ایک یک مثل عرش روشن ٭ تا تخت جو ہینگی خاقانی ٭ بیشک وہ
تیری بلکہ تو ہی ٭ کس نوع پر اوسکے چار دانی ٭ ایک لمحہ کی عمر مین ہزار دن ٭ وہ ڑین تو لگا رکھی ہے نہانی
٭ باو آن کو سمجھہ کہ عشرت خوب ٭ با زیب قبا و کلاہ ارغوانی ٭ کیا جانی مثال بو ہی گل اُدہ ٭ تار
شامہ نت اطا شادمانی ٭ صافی وجگر وجب دیکھے ٭ بلبل ہو بیچارہ آشیانی ٭ جر کدا ک
غم وصال ہر شاخ ٭ کب گل سے گل ہو عطر دانی ٭ غنچہ کو امید غنچہ گر چہ ٭ حرص ہی نسیم پر دیوانی ٭ اے
بیہ گلاب وگل مین غوطی ٭ صاحب نور کہا ہی کامرانی ٭ تا سو ہی معاش خویش ہر یک ٭ با وجد سماع
و ہر فشانی ٭ لیکن زازل باین زمانہ ٭ با حشمت و دولت حکمرانی ٭ با دین و دیانت عیش و عشرت ٭
با شوکت ملک خاندانی ٭ با نوبت و ماہی و مراتب ٭ با سکہ جریب شاہ سانی ٭ و یکہانہ سواہی
اخفی دیگر جبر الملک کا او ثانی ٭ تمت التمام بعون الوہاب بتاریخ شانزدہم شہر ربیع الثانی
بروز جمعہ بوقت دو پاس روز بر آمدہ از دست نہنوئی با تمام رسید از فرمایش

نوشتہ شد و برای اوشان

من نوشتم حرف کردم روزگار

من نمانم حرف ماند یادگار